اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستانی فوج ...... اور سعودی عرب

خلیج کی جنگ سے پوری دنیا عموماً اور عالم اسلام خصوصاً بے شمار مسائل سے دوچار ہوا ہے۔ جہاں تیسری عالمی جنگ کے پیش نظر پوری دنیا کا امن خطرہ میں ہے، وہاں اقتصادی بحران بھی سر پر منڈلا رہا ہے لیکن عالم اسلام کے لیے سب سے اہم مسئلہ آپس میں اختلافات کا ہے۔ لوگوں کی اکثریت صدام کے نعرہ زن ہے جبکہ بعض حضرات صدام ہی کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں اور یہ اختلاف اصولی، اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہو کر ذاتی انانیت اور پسند ناپسند کے دائرے میں آگیا ہے۔ اور صدام کی حمایت میں رطب اللسان حضرات اس کے کردار، عمل اور اس کے موقف سے بے نیاز ہو کر صرف یہ سوچ رہے ہیں کہ انہیں بہرحال سعودیہ کی مخالفت کرنی ہے۔ بلکہ بعض سیاستدان تو اس قدر بوکھلا گئے کہ انہوں نے موجودہ حکومت کے خلاف خلیج کے مسئلہ کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اور ہڑتال کی ایک ناکام کوشش بھی کر ڈالی۔ ...... یہ المیہ نہیں تو اور کیا ہے؟ کہ عالم اسلام تو ایک ناگہانی آفت میں گرفتار ہے اور پاکستانی نام نہاد سیاستدان اپنی سیاسی دکانیں چمکانے میں مصروف ہیں۔

بلکہ اختلافات کا یہ دائرہ اس قدر وسیع ہوا کہ بعض حضرات نے ناعاقبت اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سعودی عرب سے پاک افواج کی واپسی کا مطالبہ کر دیا اور اپنے اس غیر دانشمندانہ مطالبے پر بضد بھی ہیں۔ ان میں نورانی میاں، مولوی فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد نمایاں ہیں۔ نہ جانے ان کے اس مطالبے کے پس پردہ کیا مفادات ہیں۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ وہ یہ مطالبہ کر کے کوئی اسلامی اور ملی خدمات سر انجام نہیں دے رہے اور نہ ہی ان کے اس رویے سے پاکستان کا مفاد وابستہ ہے۔ بلکہ ان کا یہ طرزِ عمل پاکستان کو مزید مسائل سے دوچار کر سکتا ہے۔ سعودیہ ہی تو وہ واحد ملک ہے جو روزِ اول ہی سے کھل کر پاکستان کی اخلاقی، سیاسی اور مالی امداد کر رہا ہے۔ یہ بات کسی سے

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ ہر آڑے وقت میں سعودی عرب ہی ہمارے کام آیا۔ اور سعودیہ کے تعاون سے ہمارے بے شمار منصوبے چل رہے ہیں۔ اب جب کہ سعودیہ پر ایک افتاد آ گئی ہے ہم بے مروتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ٹکا سا جواب دے دیں۔ اور جس طرح یہ مذکورہ مذہبی رہنما نمک حرامی کا مظاہرہ کر رہے ہیں پاکستان بھی ان کی تقلید میں بے وفاؤں کی صف میں کھڑا نظر آئے...... حقیقت میں یہ مطالبہ پاک سعودیہ تعلقات کو کشیدہ کرنے کی ایک کوشش ہے اور صرف وہی لوگ یہ مطالبہ کر سکتے ہیں جو وطنِ عزیز سے مخلص نہیں۔ اور جو یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان پوری اسلامی برادری سے کٹ کر علیحدہ کھڑا نظر آئے۔ اور یہی خواہش بھارت اور اسرائیل کی ہے کہ پاکستان کے سعودیہ کے تعلقات اچھے نہ رہیں۔ اور پاک افواج کی سعودیہ سے واپسی کا مطالبہ کرنے والے ان کی خواہش کی تکمیل میں ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

پھر یہ نام نہاد عوامی لیڈر یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ ان کے مطالبہ کو اگر درست تسلیم کر لیا جائے اور پاک فوج کو واپس بلا بھی لیا جائے تو کیا خیال ہے؟ ہمارے پانچ لاکھ کارکنان جو سعودیہ میں روزگار کے لیے موجود ہیں واپس نہیں آئیں گے؟ کیا وہ خاندان جو کویت سے اجڑ کر آ چکے ہیں ان کو ہم نے باعزت روزگار دے دیا ہے؟ جن کی تعداد ابھی ہزاروں ہے جو آج ہم مزید پانچ لاکھ پاکستانیوں کو واپس بلا رہے ہیں ان مذہبی اور سیاسی لیڈروں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور نہ صرف اس مطالبے سے دستبردار ہونا چاہیے بلکہ سعودیہ میں موجودہ پاکستانی افواج کی حمایت کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ فوج اس معاہدے کی روشنی میں سعودیہ میں موجود ہے جو شاہ فیصل مرحوم کے دور سے چلا آ رہا ہے جس کی توثیق ۱۹۸۲ء میں ہوئی۔ اور یہ فوج صرف سعودیہ، اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے ہو گی۔ جس کا اتحادی فوجوں سے کوئی سروکار نہیں۔

ہم ایک بار پھر اپنے اصولی موقف کا اعادہ کریں گے کہ پاکستانی افواج کی واپسی کا مطالبہ کرنے کی بجائے عراق سے مطالبہ کیا جانا چاہیے کہ وہ کویت سے اپنی افواج واپس بلا لے تاکہ خلیج کی موجودہ جنگ فوراً بند ہو اور امن امان بحال ہو اور غیر ملکی افواج اپنے